سی جی ایم سینسر (GlucoseMeter) لگا ہو، تو غسل کا حکم

ریفرنس نمبر:UK 75 تاریخ: 05-01-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ذیابیطس کے مریض کے لئے خون میں موجود گلوکوز کی مقدار پر نظر رکھنا نہایت اہم ہے۔گلوکوز کی مانیٹرنگ کے لئے عام طور پر گلوکوز میٹر استعمال کیا جاتا ہے۔ جس میں ایک ٹیسٹ سٹرپ لگائی جاتی ہے اور اس پر خون کا قطرہ گرا کر مشین کے ذریعے گلوکوز کا لیول چیک کر لیا جاتا ہے۔

آج کل ایک جدید طریقہ آیا ہے۔ وہ یہ کہ "سی جی ایم (Continuous Glucose Monitoring) "ایک آلہ ہے، جس کی مدد سے گلوکوز کی مستقل مانیٹرنگ ممکن ہے۔ یہ آلہ جسم پر عام طور پہ کہنی سے اوپر بازو کی سطح پر چپکا دیا جاتا ہے۔ یہ آلہ ایک باریک سے سینسر کی مدد سے گلوکوز کا لیول چیک کرتا ہے اور وائرلیس ٹیکنالوجی کے ذریعے ریزلٹ ایک میٹر یا موبائل وغیرہ پر شو کر دیتا ہے۔ ہر ایک منٹ میں یا چند منٹ بعد یہ گلوکوز کا لیول چیک کرتا رہتا ہے، اور بتاتا رہتا ہے کہ گلوکوز لیول اوپر کو جا رہا ہے یا نیچے کو آ رہا ہے اور اگلے بیس منٹ یا آدھے گھنٹے بعد کی کیفیت کا اندازہ بھی بتا دیتا ہے۔ یہ آلہ ان لوگوں کے لیے بہترین ہے جن کو دن میں چھ سے آٹھ مرتبہ گلوکوز چیک کرنا پڑتا ہے۔ اس میں الارم بھی سیٹ کر سکتے ہیں، جو خون میں شوگر کے نہایت کم یا زیادہ ہو جانے پر مریض کو خبردار کرتا ہے۔ اس طرح ان مریضوں کی جان بچائی جا سکتی ہے ، جن کو سوتے ہوئے ہائپوگلائسیمیا (Hypoglycemia) ہو جائے، کیونکہ یہ ایک خطرناک بات ہے جس سے مریض کی موت تک واقع ہو سکتی ہے۔

سی جی ایم کو دن میں دو مرتبہ گلوکوز میٹر سے خون میں گلوکوز چیک کر کے برابر (Calibrate) کرنا ضروری ہے تاکہ بالکل صحیح نمبر معلوم ہو سکیں، کیونکہ اس سے حاصل ہونے والا رزلٹ گلوکوز میٹر سے کم درجے کا ہوتا ہے، البتہ بعض نئے سی جی ایم کو اس طرح برابر کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

جب یہ سینسر جسم پر لگا ہو تو جسم پر پانی بہا سکتے ہیں، لیکن جسم کے جتنے حصے پر یہ سینسر لگا ہے اتنے حصے کی جلد تک پانی نہیں پہنچ سکتا، کیونکہ یہ جسم کے ساتھ مضبوطی سے چپکا ہوتا ہے۔ اس کو اتارنے میں کوئی حرج یا مشقت کا سامنا نہیں ہوتا یعنی بآسانی اسے اتارا جا سکتا ہے، لیکن اترنے کے بعد یہ دوبارہ استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس کی قیمت بھی کافی زیادہ

ہوتی ہے تقریبا بیس ہزار کے قریب اور عام طور پر اسے دس بارہ دن تک یا بعض کو چودہ دن تک نہیں اتارا جاتا۔

اس تفصیل کے بعد سوال یہ ہے کہ کیا اس سینسر کو استعمال کر سکتے ہیں؟ اگر کر سکتے ہیں، تو غسل فرض ہونے کی صورت میں کیا اسے اتارے بغیر غسل کا فرض ادا ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سی جی ایم سینسر، جو ایک چھوٹا سا آلہ ہے، اسے جسم پر چپکانا فی نفسہٖ (اپنی ذات میں) کوئی ناجائز یا گناہ کی بات نہیں۔ نابالغ بچے بچیوں کو لگانے میں اصلا حرج نہیں کہ غسل فرض ہونے کا معاملہ نہیں ہوتا، یونہی نفاس والی عورت لگائے تو نفاس ختم ہونے سے پہلے چونکہ غسل فرض نہیں تو اسے بھی لگانے میں کوئی مسئلہ نہیں۔ حائضہ عورت لگائے اور ایامِ حیض کی حد تک لگائے تو کوئی مسئلہ نہیں۔ عام مرد وعورت لگائیں اور غسل فرض ہونے کی صورت مثلا احتلام وغیرہ نہ پایا جائے تو بھی لگانے میں کوئی مسئلہ نہیں، یہی معاملہ کسی بوڑھے بڑھیا کے متعلق بھی ہو سکتا ہے۔ صرف ایک صورت میں حرج ہے جس کا تعلق بنیادی طور پر سی جی ایم سینسر لگانے کے جواز وعدمِ جواز کے ساتھ نہیں، بلکہ خارجی طور پر غسل کے مسئلے کے ساتھ ہے اور وہ یہ کہ اگر اس کے جسم پر لگے ہونے کی حالت میں غسل فرض ہو گیا، تو اب اسے اتار کر غسل کرنا فرض ہو گا ورنہ غسل ادا نہیں ہو گا۔

تفصیل کچھ یوں ہے کہ سوال میں بیان کردہ معلومات سے یہ بات واضح ہے کہ سی جی ایم سینسر نہ تو کوئی دوا ہے اور نہ اسے جسم پر لگانا علاج ہے، بلکہ اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ مرض کی کیفیت (یعنی گلوکوز کے لیول) کا اندازہ ہوتا رہے اور گلوکوز کا لیول معلوم کرنے کا یہی ایک ذریعہ نہیں ہے اور نہ ذیابیطس کے ہر مریض کو یہ مشین استعمال کرنے کی حاجت ہوتی ہے، بلکہ عام طور پر گلوکوز میٹر وغیرہ کے ذریعے سے ہی شوگر چیک کر لی جاتی ہے اور اس کا رزلٹ بھی اس سینسر کے رزلٹ سے بہتر ہوتا ہے۔ ہاں یہ فرق ضرور ہے کہ گلوکوز میٹر وغیرہ سے چیک کرنے میں معمولی سی مشقت ہو گی اور اس سینسر کو لگانے میں وہ معمولی مشقت بھی نہیں ہو گی اور آٹو میٹک طریقے سے چیک ہونے کی وجہ سے مریض کو سہولت رہے گی۔ لہذا عمومی حالات میں یہ سینسر لگانا شرعی حاجت یا ضرورت کے مرتبے تک نہیں پہنچتا، بلکہ زیادہ سے زیادہ یہ منفعت، فائدہ یا سہولت کے درجے میں ہے۔

اور دوسری طرف غسل فرض ہو تو سارے جسم پر پانی بہانا فرض ہوتا ہے، حتی کہ سوئی کے سرے کے برابر بھی

جسم کا معمولی سا حصہ دھلنے سے رہ گیا، تو فرض غسل ادا نہیں ہو گا۔ اسی وجہ سے علماء فرماتے ہیں کہ جسم پر اگر کوئی ایسی چیز لگی ہو جو جسم کی سطح تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ ہو اور اسے جسم سے اتارنے میں حرج بھی نہ ہوتا ہو تو غسل فرض ہونے کی صورت میں اسے جسم سے اتارنا لازم ہے ورنہ غسل مکمل نہ ہو گا۔

در مختار میں ہے: "یفرض (غسل) کل ما یمکن من البدن بلا حرج "ترجمہ: بدن کے جس جس حصے کو بغیر حرج کے دھونا، ممکن ہے اسے (غسل فرض ہونے کی صورت میں) دھونا فرض ہے۔

(درمختار، کتاب الطهارة، جلد1، صفحه152، دار الفکر، بیروت)

منیہ اور اس کی شرح غنیہ میں ہے: "ولو بقی شیئ من بدنه لم یصبه الماء لم یخرج من الجنابة وان قل ای ولو کان ذلک الشیء قلیلا بقدر راس ابرة "ترجمہ: اگر اس کے بدن سے کچھ بھی حصہ رہ گیا جس پر پانی نہ پہنچ سکا تو وہ آدمی حالت جنابت سے باہر نہ ہو گا اگرچہ وہ حصہ سوئی کے سرے کے برابر تھوڑا سا ہی ہو۔

(منیه مع غنیة، صفحه44، مطبوعه کوئٹه)

فتاوی ہندیہ میں ہے: "ولو ألزقت المرأة رأسها بطيب بحيث لا يصل الماء إلى أصول الشعر وجب عليها إزالته ليصل الماء إلى أصوله كذافي السراج الوهاج "ترجمہ: اگر عورت نے اپنے سر پر خوشبو اس طرح چپکائی ہے کہ (اس کی وجہ سے) پانی بالوں کی جڑوں تک نہیں پہنچتا تو عورت پر واجب ہے کہ وہ اسے اتارے تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ سکے۔ ایسا ہی السراج الوہاج میں ہے۔

(الفتاوی الهندية، جلد1، صفحه13، دار الفکر، بیروت)

اسی طرح الجوہرۃ النیرہ میں ہے: "ولو كان على بدنه قشر سمك أو خبز ممضوغ متلبد وجب إزالته، و كذا الخضاب المتجسد والحناء "ترجمہ: اور اگر اس کے جسم پر مچھلی کا سِنّا یا چبائی ہوئی چپکنے والی روٹی لگی ہو تو اسے زائل کرنا واجب ہے۔ اسی طرح جرم دار خضاب اور مہندی کا حکم ہے۔

(الجوهرة النيرة، جلد1، صفحه10، المطبعة الخيرية)

امام اہلسنت سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں: "یوں ہی اگر اُکھڑا ہُوا دانت کسی مسالے مثلاً برادہ آہن و مقناطیس وغیرہ سے جمایا گیا ہے جمے ہوئے چُونے کی مثل اس کی بھی معافی چاہئے۔ اقول لانه ارتفاق مباح وفی الازالة حرج (اقول: کیونکہ یہ انتفاع و علاج مباح ہے اور زائل کرنے میں حرج ہے۔)۔۔۔ ہاں اگر

کمانی چڑھی ہو جس کے اتارنے چڑھانے میں حرج نہیں اور پانی بہنے کو روکے گی تو اتارنا لازم ہے۔۔۔۔۔غرض مدار حرج پر ہے اور حرج بنص قرآن مدفوع اور یہ امت دنیاو آخرت میں مرحومہ، والحمد للہ رب العالمین۔"

(فتاوی رضویہ، جلد1(ب)، صفحہ609، 610، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اس تفصیل کی روشنی میں یہ بات واضح و ثابت ہو جاتی ہے کہ غسل فرض ہونے کی صورت میں سی جی ایم سینسر جسم سے جدا کر کے غسل کرنا فرض ہو گا کہ اسے اتارنے میں کوئی ضرر یا حرج نہیں، ہاں اگر کوئی واقعی ایسا مریض ہے کہ جس کے لئے اس سینسر کو لگائے رکھنا ناگزیر ہو جائے اور شرعی حاجت کے درجے میں آجائے، تو اسے رخصت ہو سکتی ہے ، لیکن ڈاکٹرز سے ملنے والی معلومات کے مطابق مستقل طور پر کسی مریض کو اس کی حاجت نہیں ہوتی، نیز پھر ہر مریض کی کیفیت دوسرے سے مختلف ہوتی ہے لہذا اگر کسی کو واقعی اس کی حاجت ہے تو وہ اپنی مکمل کیفیت بیان کر کے مسئلہ پوچھ سکتا ہے۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
محمد ساجد عطاری
20 جمادی الاولی 1442ھ/05 جنوری 2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے